مقامِ ابوبکر صدیق رضؓ

مجلس احرار اسلام کے پروگرام "تعمیرِ فکر" کے سلسلہ میں تحصیل میلسی کا تبلیغی دورہ

میراں پور، فکر شاہ، لکری کلاں، بستی جھنڈیر میں سید عطاء المحسن بخاری ناظمِ اعلیٰ مجلس احرار اسلام کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں سینکڑوں فیصلے فرمائے لیکن ان میں تین فیصلے اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت عظیم ہیں اور قیامت تک قومی سطح کے فیصلے ہیں آپ مرض الموت میں ہیں اور بہت تکلیف میں بھی اس حالت میں آپ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھے اٹھا کے بیٹھاؤ آپ کی زوجہ عالیہ سیدہ صدیقہ نے آپ کو اپنے سہارے پر بٹھایا اسی حالت میں نماز کا وقت آگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ باہر میرا حکم بھجواؤ کہ ابوبکر نماز پڑھائے اپنے سرتاج کی خدمت میں عرض کرتی ہیں کہ "میرے والد بہت ہی نرم دل کے بزرگ ہیں آپ کی موجودگی میں انہیں مصلے پر کھڑے ہونے کی ہمت نہ ہوسکے گی تین مرتبہ یہی مکالمہ ہوا اور تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر

اللہ تعالیٰ اور ایمان والے ابوبکرؓ کے ماسوا کا انکار کرتے ہیں یعنی اللہ کو اور اہل ایمان کو یہ پسند ہی نہیں کہ مصلے پر کوئی اور بھی کھڑا ہو۔ کوئی اور اس مقام و مرتبہ کا بزرگ ہی نہیں ہے جو اس اہم فرض سے عہدہ برا ہوسکے کیونکہ یہ فیصلہ پوری امت کے مستقبل کا فیصلہ تھا وقتی اور ہنگامی نہیں پھر ابوبکرؓ نے ۱۷ نمازیں پڑھائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام قبیلوں نے بنو تیم کے اس شخص اعظم کی اقتداء قبول کی اس پر مکمل اتفاق ہوا سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب سیدنا علیؓ بن ابی طالب سیدنا عقیلؓ بن ابی طالب نے اور سیدنا جعفرؓ بن ابی طالب کی اولاد اور بنو ہاشم کی نوجوان نسل نے بھی اقتداء کی نمازیں ادا کیں۔ امامت ابوبکرؓ قبول کی دو دن مکمل اطاعت کی، کسی کو اعتراض کرنے کی نہ سوجھی اور نہ ہی حضور علیہ السلام سے کسی اور شخص کے متعلق دریافت کیا گیا۔ ساکنان خطۂ پاک مدینہ طیبہ نے کامل اتفاق کا مظاہرہ کیا جن میں انصار و مہاجرین سبھی تھے حضرت سعدؓ بن عبادہ بھی تھے انہیں بھی اس کا خیال نہ آیا کہ یہ مرتبہ انصار مدینہ کو ملنا چاہیئے تھا نہ کسی انصاری نے انہیں اس سلسلہ میں ترغیب دی کہ جناب یہ تو انصار مدینہ کا حق ہے اور مہاجر اس حق پر قابض ہورہے ہیں؟ یہ جذبہ اس لئے نہ ابھر سکا کہ یہ فیصلہ خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے نیز یہ کہ حضور علیہ السلام کے دینی فیصلوں کے بارے میں تمام صحابہؓ جانتے تھے کہ آپ از خود ایسے احکام صادر نہیں فرماتے بلکہ آپ کے تمام فیصلے اللہ کے حکم، منشا اور فیصلے کے ماتحت ہوتے ہیں

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (القرآن الکریم سورۃ نجم)

آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ بھی آپ کہتے ہیں وحی الٰہی کے ماتحت ہوتا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیعت خلافت کے موقعہ پر بہت ہی بلیغ بات ارشاد فرمائی جس سے سب کے منہ بند ہوگئے

رضینا لدیننا فرضیناه لدنیانا

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ پر ہمارے دین کے لئے راضی تھے ہم ابوبکرؓ پر اپنی دنیا کے لئے راضی ہیں اس سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آگئی کہ نظام حکومت امامت صغریٰ اور نظام صلوۃ امامت کبریٰ کیونکہ اس سے پورا دین وابستہ وقائم ہے جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام ابوبکر کو امامت کبریٰ سپرد فرماگئے ہیں تو اب امامت صغریٰ ان کے سپرد کرتے ہوئے ہم اسی طرح راضی ہیں جس طرح امامت کبریٰ کے لئے راضی تھے اور ہم اسی اتفاق واتحاد کا اظہار کرتے ہیں جس کا مظاہرہ ہم نے حیات رسول مقبول میں کیا تھا نہ تب کوئی اختلاف تھا نہ اب ہے بنو ہاشم کی جس شخصیت (سیدنا علیؓ) کا نام نامی لیکر عجمیوں کے ایک طبقہ نے شوروغوغا کیا کہ جناب موسیٰؑ کے بعد ہارونؑ ولی رسول بن سکتے ہیں تو محمدؐ کے بعد علیؓ ولی کیوں نہیں ہوسکتے اسی ہاشمی بزرگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اور رسول کے فیصلوں کی ایسی زبردست تائید و تصدیق اور تصویب فرمائی کہ عجمیوں کے دانت کھٹے کردیئے اور جناب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق امت کا متفقہ نظریہ یہ ہے سیدنا علی نبی کے بعد نبی کی امت میں سب سے بڑے قاضی وجج ہیں۔ آپ کی یہ بات محض رائے نہیں بلکہ آپ کا یہ مجتہدانہ اور قاضیانہ فیصلہ ہے اب بھی اگر کوئی آدمی کوئی طبقہ خلافت بلافصل کا جھگڑا پیدا کرکے امت میں تفریق و انتشار پیدا کرتا ہے تو وہ اللہ، نبی و علی کے فیصلوں کی مخالفت کرتا ہے ایسا آدمی اور ایسا طبقہ جو ان عظیم قومی فیصلوں کی مخالفت کرتا ہے اس کے کافر و منکر ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا، جمہوریت کے اندھے مقلدوں سے بھی میں پوچھتا ہوں کہ بتاؤ امامت و خلافت ابوبکر کے سارے معاملہ میں جمہوریت کی کونسی بات پائی جاتی ہے اور استخلاف ابوبکر کو تم کیا نام دوگے دین کا نام لینے والو اور دین کے نام پر اپنی دنیا بنانے والو تم تو خدا کا خوف کرو تم عملی طور پر توگمراہ ہوئے ہی تھے اعتقادی، فکری اور نظریاتی اعتبار سے توگمراہی سے بچو اور امت میں گمراہی مت پیدا کرو۔

حضور علیہ السلام نے ابوبکرؓ کو نامزد کیوں فرمایا؟

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت صغریٰ اور امامت کبریٰ کے لئے نامزد کرنے کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ تو میں بیان کرچکا ہوں مگر دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ نبی علیہ السلام نے ابوبکر کو ۲۳ برس زندگی کے تمام اہم، مشکل، کٹھن، انتہائی خوفناک اور جاں گسل مواقع پر آزمایا اور ہر ازمائش میں انہیں کامیاب، کامران اور سرخرو ہوتا دیکھا بلکہ انہیں پہلے سے زیادہ جرات، ہمت، بسالت، شجاعت اور استقامت کا مظاہرہ کرنے والا پایا مثلاً سب سے پہلے جب حضور علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ملا تو ابوبکرؓ اور حضور علیہ السلام کی سر راہ ملاقات ہوئی ابوبکرؓ دیکھتے ہی کہنے لگے آپ کہاں تھے اتنے دنوں سے ہماری تو مجالس سونی ہوگئی ہیں میں تو بہت اداس ہوں دل گرفتہ ہوں ایسی بھی کیا مصروفیت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب میں نبی بنادیا گیا ہوں میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ کی وحدانیت بیان کرنے اور منوانے کے لئے مامور کیا گیا ہوں ابوبکرؓ نے ایک پل ضائع کئے بغیر کہا

انی اشہد ان لاالہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے ابوبکر کے اسلام لانے سے بہت فرحت ہوئی میں نے بہت سکون پایا

نظریات کی تبدیلی

آپ حضرات خصوصاً میرے سامعین میں جو دیو بندی بریلوی غیر مقلد علماء موجود ہیں اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ عقیدہ، نظریہ اور فکر تبدیل کرنا بہت اہم مسئلہ ہے یہ کوئی کھیل نہیں کہ لمحوں میں بچوں کی طرح رنگین کھلونوں کو دیکھ کر ایک کھلونا چھوڑ کر دوسرا کھلونا اٹھا لیا جائے بلکہ یہ فیصلے زندگی پر محیط ہوتے ہیں اور قبیلوں کے سرداروں اور پنچائتوں کے وڈیروں اور مہاندروں کے فیصلے قومی زندگی میں بہت اہم مقام رکھتے ہیں ابوبکر نے اتنی جلدی جو فیصلہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کے فیصلہ کی طرح ہے؟ اسلام چھوڑ کر جمہوریت کو قبول کر لیا اور پھر سمجھا کہ اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ابوبکرؓ کو معلوم تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اللہ کی توحید کا اقرار کرنے کے بعد اس کا اعلان بھی کرنا پڑے گا مستقبل کے حالات پر ان کی گہری نظر تھی انہوں نے سوچ سمجھ کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل اعتماد کر کے اقرار توحید و رسالت کیا اس کی ایک اور وجہ بھی تھی کہ ابوبکر صدیق قبل از نبوت محمد بن عبداللہ کے دوست تھے ان سے مجلس آرائی ہوتی، دونوں ایک دوسرے کے کردار سے آگاہ تھے دونوں ایک دوسرے کی عادات و اطوار سے خوب خوب واقف تھے ابوبکر بن ابو قحافہ مانتے تھے کہ محمد بن عبداللہ نے بچپن سے لے کر کہولت تک کبھی اپنی زبان، آنکھ، ہاتھ اور دل تک کو میلا نہیں کیا آپ ویسے ہی پاک صاف تھے جیسے پیدائش کے وقت تھے اس لئے بھی ماننے میں توقف نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سب قریشیوں کو اسلام پیش کیا اور سب نے تامل و تردد کیا مگر ابوبکرؓ نے نہ تامل کیا نہ تردد کیا۔

ابوبکرؓ بحیثیت مبلغ

حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان و اسلام اور ایقان واحسان کی بیعت کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق بے قرار ہو جاتے ہیں اور تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ اسی دن شام تک چھ قریشیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور انہیں مسلمان کرنے بارگاہ نبوت میں حاضر کرتے ہیں دوسرے دن چار آدمی مسلمان کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں نبی و ابوبکرؓ دعوت اسلام میں مساویانہ طور پر سرگرم ہیں تاریخ میں لکھا ہے سب سے پہلے سیدنا ابوبکرؓ اسلام لائے اور تبلیغ اسلام میں بھی تمام صحابہ پر سبقت لے گئے۔ کچھ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اولیت کے قائل ہیں اس میں ان کی نسلی عصبیت بھی کارفرما ہے اور ایرانی سازش و پراپیگنڈہ بھی عجمی مشرکوں نے چار سو سال اسلامی لٹریچر میں ملاوٹ کی ہے جس سے سنی بھی متاثر ہوا ہے حالانکہ البدایہ وطبری وغیرہ میں صاف لکھا ہے

اسلم علی وہو صغیر وکان یکتم ایمانہ عن ابیہ و ابوبکر یظہر ایمانہ۔ (حوالہ)

اظہار اسلام وایمان کا دلدوز واقعہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پوری امت پر جو فوقیت، فضیلت اور اولیت عطاء کی گئی اس کی تیسری وجہ جو ایک بہت ہی اہم واقعہ سے واضح ہوتی ہے کہ جب اہل ایمان کی تعداد ۳۷ ہوگئی تو ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کب تک چھپ چھپ کے دین کا کام کریں گے اب ہمیں علی الاعلان دعوت دینی چاہیئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ابھی نہیں حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ کچھ قوت میسر آجائے تو پھر علانیہ دعوت عام کریں گے (مفہوم) ابو بکرؓ صدیق نے پھر اصرار کیا تو حضور علیہ السلام نے قبول فرما کر کعبۃ اللہ تشریف لے گئے اور تمام مومنین بکھر کر کعبہ میں بیٹھ گئے تو سیدنا صدیق اکبرؓ اسلام کے خطیب اول داعی اول اور مبلغ اول بن کر اس عظیم منصب سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے اپنے بیان کا آغاز کرتے ہیں۔ توحید و رسالت کی دعوت دیتے اور ابھی دعوت الی اللہ کے جملے مکمل نہیں ہو پائے تھے کہ مشرکین عرب تمام صحابہ پر ٹوٹ پڑے سب کو مارا دھکے دے کر نکال دیا حضور کو بھی اذیت پہنچائی مگر ابو بکرؓ کو عتبہ بن ربیعہ نے جوتے سے اتنا مارا کہ منہ ناک اور سر سے خون بہہ پڑا مشرکوں نے ابو بکر کو روندا اور گھسیٹا یہاں تک کہ آپ اذیت اور کرب کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔ آپ کے قبیلے کے لوگ آئے اور حضرت ابو بکر کو ایک چادر میں ڈال کر گھر پہنچا آئے آپ دن بھر بے ہوش رہے شام کے وقت کہیں ہوش آیا تو ہوش میں آتے ہی حضور علیہ السلام کی خیریت دریافت کی گھر والوں نے حضور کو اطلاع کی آپ ابو بکرؓ کے گھر تشریف لائے ابو بکر کی حالت زار دیکھ کر آپ ابو بکر پر جھک گئے ان کا منہ چوما اور دعائیں دیں

چوتھی وجہ یہ تھی کہ ابو بکرؓ نے دیکھا کہ مشرکین حضور علیہ السلام کو مارنا چاہتے ہیں اور اول فول بک رہے ہیں ابو بکرؓ نے حضور علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا۔

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ

تم محمد رسول اللہ کو صرف اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں میرا اللہ ایک ہے وحدہ لاشریک ہے آپ نے حضور علیہ السلام کا بھرپور دفاع کیا۔

پانچویں وجہ یہ کہ حضور علیہ السلام کی منشاء کے عین مطابق ابو بکر (جو رئیس مدینہ تھے) نے بے پناہ مال صرف کیا چھٹی وجہ جب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال پر ملال ہوا تو آپ نے عائشہؓ جیسی بیٹی دی ساتویں وجہ کہ آپ نے ہجرت کی رات نبی مکرم علیہ الصلوۃ والسلام کا ساتھ دیا وفا کی معراج پائی خوف اور خطروں کے باوجود ساتھ دیا آٹھویں وجہ اپنی بیٹی اسماء کو اس بات پر مامور کیا کہ وہ کھانا بھی پہنچائے اور مکہ کے احوال بھی بتائے ابو جہل جو محمد رسول اللہ اور صدیق کی تاک میں رہتا تھا سیدہ اسماءؓ کو پہاڑ کی طرف آتے جاتے دیکھا تو ان پر تشدد کیا اور پوچھا بتا تیرا ابا کہاں ہے باپ کوہ استقامت تھا تو بیٹی بھی استقامت میں دریکتا تھی اس نے بہت جتن کئے مگر سیدہ اسماءؓ سے یہ راز اگلوانے میں ناکام رہا عورت سے مات کھا گیا۔ نویں وجہ یہ کہ قریش نے کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تو ابو بکرؓ نے گھر میں مسجد بنا ڈالی اور وہاں لا الہ الا اللہ کی ضرب کاری لگانی شروع کر دی دسویں وجہ یہ کہ ابو بکر صدیق نے رسول اللہ کے معراج پر جانے اور راتوں رات اس عظیم سفر سے واپسی کی بات حضور سے ابھی نہ سنی بلکہ ابو جہل جو اپنی جہالت کی وجہ سے رسول اللہ کا مذاق اڑا رہا تھا، کہ بھلا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی زمین سے اٹھے اور آسمانوں سے پار جائے اور راتوں رات ہو کر واپس بھی آجائے ناممکن! ابو بکر نے دوبارہ اس سے تصدیق چاہی تو ابو جہل نے کہا میں جو کہہ رہا ہوں تمہارا دوست یونہی کہتا ہے تو سیدنا ابو بکرؓ نے آپ کے معراج کی فوراً تصدیق کی۔ مجھ ایسے ناقص علم والے نے انتخاب ابو بکر کی دس وجہیں بیان کی ہیں ورنہ بیسیوں وجوہ و عوامل ہیں جو کتابیں دیکھنے سے مل جائیں گے سیدنا

(بقیہ ۵۲ پر)